روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
خطبہ نمبر ۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴-۳۹ | منگل ۵ شعبان ۱۴۰۹ھ ۱۴ امان ۱۳۶۸ہش ۱۴ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی

- دعا کے ذریعے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔
- جو شخص ایمان لاتا ہے۔ اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہیئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔

حضرت اقدس

خدا تعالیٰ کے قریب تر ہوتے جائیں تا کہ آپ کو خدا کی مدد حاصل ہو

یورپ میں احمدیت کی ترقی کے بارے میں مزید کوششیں کرنے کی ضرورت ہے

انصار اپنی صحت کا بھی پورا پورا خیال رکھیں

یورپین مجالس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقد اسلام آباد (برطانیہ) سے مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۸ء کو

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

حضور نے فرمایا:

..... مجلس انصار اللہ یو کے کا اجتماع کامیاب اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ انصار نے سال بھر محنت سے کام کیا اور انہوں نے مختلف جہتوں میں کام کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ان کے کام کا جائزہ لیا ہے اور اگرچہ اچھا کام وہ کر رہے ہیں تاہم اس میں بہتری کی کافی گنجائش موجود ہے۔ اجتماع میں شرکت کے اعتبار سے مجالس کی تعداد میں اضافہ بہت کم ہوا ہے۔ پچھلے سال ۳۹ مجالس نے حصہ لیا تھا امسال ۴۰ مجالس نے حصہ لیا ہے۔ اگرچہ انصار کی انفرادی تعداد میں اضافہ نمایاں ہے۔ پچھلے سال ۲۹۶ انصار کی تعداد کے مقابلہ میں اس سال ۳۵۴ انصار نے شرکت کی ہے۔ حسبِ سابق جرمنی اوّل نمبر پر ہے۔ جہاں سے دس انصار نے شرکت کی۔ ڈنمارک دوم ہے جہاں سے ۶ انصار آئے ہالینڈ سے دو اور فرانس سپین، سویڈن اور ناروے سے ایک ایک ناصر نے شرکت کی

انصار اللہ کی اصطلاح کا ذکر

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انصار اللہ ایک ٹرم ہے جسے قرآن کریم نے استعمال فرمایا ہے۔ اور اس ٹرم کی تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ اگرچہ پہلے انبیاء کے وقت میں بھی بہت ابتلاء آتے رہے۔ لیکن اس سے قبل کسی نبی نے اپنے پیروکاروں کو اتنے زیادہ جذباتی اور ابھارنے والے الفاظ میں مخاطب نہیں کیا۔ کہ انصار اللہ کہہ کر آنے کے لیے بلایا گیا ہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے پہلی بار اپنے ماننے والوں کو (کون ہے جو اللہ کی خاطر میری مدد کو آئے۔ ناقل) کہہ کر اپنی مدد کے لیے بلایا تھا اور دراصل اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر یا اللہ کے نام کی خاطر میری مدد کو آئے گا۔ تو گویا سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو اس لقب سے پکارا اور دوسری دفعہ ..... حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) نے اس ٹرم کو ایک ادارے یا تنظیم INSTITUTION کے معنوں میں استعمال فرمایا اور بعد ازاں حضرت (فضل عمر۔ ناقل) نے اس ٹرم کو حیاتِ نو بخشتے ہوئے یہ پاکیزہ (NOBLE) نام ان احمدیوں کے لیے تجویز فرمایا جو چالیس سال کی عمر سے زیادہ کے ہوں اور جب تک وہ اپنے خالقِ حقیقی کے پاس بلا نہ لیے جائیں وہ اس نام سے موسوم رہیں گے۔ تو اس طرح مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں میں یوں ایک ممتاز مقام کی حامل ہے کہ یہ لقب ایک عظیم المرتبہ نبی نے استعمال کیا اور خدا تعالیٰ نے اسے اتنا پسند فرمایا کہ قرآن کریم میں اسے درج کر دیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس روح پرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ واقعہ کی اطلاع دی کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام پر ابتلاء آیا تو انہوں نے یہ کہہ کر اپنے حواریوں کو مدد کیلئے بلایا تھا۔

تو گویا یہ بے مقصد بات نہیں ہے کہ اس ٹرم کا احیاء حضرت (بانئ سلسلہ۔ ناقل) کے وقت میں دوسری دفعہ کیا گیا۔ اور اس لحاظ سے آپ خوش نصیب اور نیک بخت ہیں کہ آپ اس مجلس کے نمائندہ ہیں جس کی بنیاد جیسا کہ آپ بخوبی سمجھ گئے ہیں۔ حضرت (بانئ سلسلہ۔ ناقل) نے رکھی تھی۔ جہاں تک انصار کی عمر کا تعلق ہے تو میں نے اس سے پہلے بھی بارہا یہ بیان کیا ہے کہ انصاراللہ کی عمر باعث شرمندگی نہیں۔ عام طور پر جس آدمی کی عمر چالیس۴۰ سال سے تجاوز کر جائے اسے بوڑھا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں انصاراللہ کے اجتماعات میں بار بار اس بات کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں کہ جہاں تک خدا تعالیٰ کے کاموں کا تعلق ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہم اور ٹھوس کاموں کی ذمہ داری اٹھانے کا وقت شروع ہی چالیس سال کی عمر سے ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبوّت کی ذمہ داری بھی اپنے بندے پر اسوقت ڈالتا ہے جب وہ چالیسویں سال میں ہو یا اس سے کچھ تجاوز کر چکا ہو۔ اور یہ کوئی منفی بات نہیں ہے بلکہ اس میں یہ پیغام مضمر ہے کہ انتہائی سنجیدہ، اہم اور ذمہ داری کے کام کے لیے چالیس سال سے زیادہ عمر بہتر ہے۔ بہ نسبت اس سے کم عمر کے۔ یہ صحیح ہے کہ خدّام جسمانی طور پر زیادہ تنومند ہوتے ہیں۔ اور ان میں کام کرنے کا زیادہ جذبہ اور جوش و خروش پایا جاتا ہے اور وہ زیادہ بھاگ دوڑ کر سکتے ہیں۔ چُستی سے کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور زیادہ عمر کے لوگوں میں وہ جوش و جذبہ نہیں پایا جاتا لیکن پھر بھی خدام تنہا انتہائی اہم اور ذمہ داری کے کاموں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جب تک وہ ان معمر احباب سے مدد حاصل نہ کریں۔ گویا یہ عمر گو بظاہر بڑھاپا ہے لیکن دراصل یہ عمر معاشرے میں زیادہ اہم اور سنجیدہ کاموں کو سرانجام دینے والے طبقہ کی عمر ہے۔ یعنی جو حیثیت جسم میں دماغ کی ہے وہ حیثیت معاشرے میں ان معمر لوگوں کی ہے۔ تو اس طرح یہ عمر دوسروں کی راہنمائی کرنے کی عمر ہے۔ جہاں تک جسمانی طاقتوں کے انحطاط کا سوال ہے تو میرا خیال ہے کہ چالیس سال کے بعد بھی بہت سے جسمانی امور کی سرانجام دہی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ بعض جسمانی طاقت کے امور میں چالیس سال کی عمر سے پہلے ہی تنزّل شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ورزشی مقابلہ جات ہیں۔ ان مقابلہ جات کے ریکارڈ سے تو پتہ چلتا ہے کہ جسمانی طاقت تیس سال کے آس پاس ہی روبہ تنزّل ہو جاتی ہے۔ اور بہترین نتائج کیلئے تیس سال سے کم عمر کا ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا بلکہ انسان کی جسمانی طاقت دراصل عمر کی دوسری دہائی کے بعد کسی بھی وقت ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے اور اپنے عروج کو بھی بیس اور تیس سال کی عمر کے درمیان کسی وقت پہنچ جاتی ہے۔

لیکن با ایں ہمہ ایسے جسمانی مشاغل بھی ہیں جو تیس سال سے لیکر ساٹھ سال کی عمر تک پوری سرگرمی اور جوش و خروش سے سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ خود کو بوڑھا نہ سمجھیں خود اعتمادی پیدا کریں اور عمر کے سامنے ہتھیار نہ ڈالیں تو آپ خود کو اکثر و بیشتر امور میں جوان محسوس کریں گے۔ جب ہم انبیاء کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۹۰ سال کی عمر تک جوان تھے اور ان کا پہلا بیٹا اس وقت پیدا ہوا جب آپکی عمر نوّے سال کی تھی۔ اگرچہ قرآن کریم میں اس بات کا ذکر موجود نہیں ہے۔ لیکن بعض اوقات قرآن کریم میں بعض چیزوں کا ذکر نہیں ملتا لیکن بائیبل کے ذریعہ ہمیں وہ معلوم ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ قرآن کریم اسکی تردید نہ کر دے یا کسی دیگر طریقہ سے وہ غلط ثابت نہ ہو جائے ہم اسے مان لیتے ہیں اور اس بات میں انکار کی کوئی وجہ نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کا پہلا بیٹا انکی نوّے سال کی عمر میں ہوا۔

انصاراللہ کی عمر ذمہ داری کی عمر ہے

احمدیت کی تاریخ میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ولادت ایسی عمر میں ہوئی جو انصاراللہ بننے کی عمر سے بھی بہت زیادہ ہے۔ پس ایسے بہت سے امور ہیں جن میں انفرادی طور پر انسان اثر پذیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں میں تنزّل جلد شروع ہو جاتا ہے۔ بعض میں دیر سے اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ بعض لوگوں پر بڑھاپے کے آثار چالیس سال کی عمر میں ہی نمایاں ہونے لگتے ہیں بلکہ بعض تو تیس سال کی عمر میں ہی اور بعض اپنی عمر کی دوسری دہائی کے دوران ہی عادات و اطوار میں اور رویّے میں عمر رسیدہ لگنے لگتے ہیں۔ پس بہت سے ایسے تندرستی کے مشاغل ہیں جن میں انصار بخوبی حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی عمر کے سامنے ہار نہ مانیں۔ صحت کا خیال رکھیں اور ارادے مضبوط رہیں۔ تو عمر کا کوئی اثر ان پر نہیں ہوگا۔ پس آپ نے یہ عزم صمیم کرنا ہے کہ آپ نے جوان رہنا ہے ابھی تو ہم نے بہت آگے جانا ہے ہمیں انفرادی قوّت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ انصاراللہ میں شمولیت سے آپ کے اندر مایوسی کی بجائے یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے کہ اب ہم اس طبقہ میں آگئے ہیں جن کے ذمّہ زیادہ ذمّہ داری کے کام ہیں۔ میں اس بات کو بالکل نہیں مان سکتا کہ چونکہ کوئی شخص چالیس سال کی عمر کا ہوگیا ہے اس لئے اب وہ بوڑھا ہوگیا ہے۔ پہلے بتا چکا ہوں تمام انحصار اس بات پر ہے کہ خود انسان اپنے آپ کو کیا سمجھتا اور محسوس کرتا ہے۔

چالیس سال کی عمر کے بعد حضرت بانئ سلسلہ کے تصنیفی مشاغل

حضرت بانئ سلسلہ - ناقل) باقاعدگی کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور دن بھر نہایت چُستی سے تمام امور کی سرانجام دہی فرماتے تھے باوجود اس امر کے کہ انہیں تحریری کام بہت زیادہ کرنا ہوتا تھا اور عقل حیران رہ جاتی ہے یہ سوچ کر کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ جو وقت حضرت (بانئ سلسلہ - ناقل) کو ملا اس مختصر مدت میں آپ نے اتنے ادبی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس کے باوجود کہ ان کے پاس بے حد ذمہ داری اور مصروفیات کے کام تھے۔ انہوں نے اتنے موضوعات پر اتنا زیادہ لکھا کہ آپ اسی سے زیادہ کتب کے مصنف ہیں۔ اور یہ اکثر کام اس وقت ہوا جب آپ کی عمر ۴۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اگر ان کی کل عمر جو ۷۲½،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا ۷۳ سال کی تھی میں سے چالیس سال منہا کر دیں تو باقی ۳۳ سال کے عرصہ میں آپ نے یہ تمام کام سر انجام دیئے۔

عام طور پر ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ انسان ایسے تحریری کام بیٹھ کر کیا کرتا ہے۔ لیکن راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے تحریری کام چلتے چلتے کیا۔ جس دالان میں آپ ٹہلا کرتے تھے۔ اس کے دونوں کونوں میں آپ کا غذ اور قلم دوات رکھ دیتے تھے۔ آپ چلتے چلتے ایک فقرہ سوچتے اور اسے ایک طرف کے کاغذ پر تحریر فرما دیتے پھر دوسری طرف پہنچتے پہنچتے دوسرا فقرہ سوچ لیتے اور اسے دوسرے کاغذ پر تحریر فرما دیتے اور اس طرح آپ نے تحریری کام سر انجام دیئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی صحت کا ہمیشہ بہت خیال رکھا۔ بلکہ بعض دفعہ تو مگدر تک کو بھی آپ نے ورزش کی خاطر گھمایا۔

(یہاں حضور نے دریافت فرمایا کہ مگدر کا ہم معنی لفظ انگریزی میں کیا ہے تو ایک دوست نے عرض کیا BASE۔BALL کا ریکٹ اس سے ملتا جلتا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں مگر مگدر اس سے کہیں زیادہ وزنی ہوتا ہے) چنانچہ صحت کا اتنا خیال رکھنے کا نتیجہ تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) بہت طاقتور اور صحت مند انسان تھے۔

کام کے ساتھ صحت کا خیال رکھیں

حضور نے فرمایا انصار اللہ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ کو اپنے ذہنی کام اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ صحت کا بھی پورا خیال رکھنا ہو گا۔ اس لئے مجلس انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار کے لئے صحت کو برقرار رکھنے والے پروگرام مرتب کرے۔ میں زیادہ سخت ورزش کا خواہشمند نہیں ہوں کیونکہ ممکن ہے اس سے بجائے فائدے کے صحت کو نقصان پہنچے۔ اپنی جسمانی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی ورزش میں حصہ لیں جو نقصان دہ نہ ہو اور اس سے فائدہ پہنچے۔ حضور نے فرمایا ان ہدایات کی حدود میں رہتے ہوئے مجالس پروگرام بنائیں اور انصار بھی فرداً فرداً اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کوشش کرتے رہیں۔

دوسری بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ داعی الی اللہ بنیں۔ پچھلے کئی سال سے میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ فرداً فرداً احمدیوں کو (دعوت الی اللہ۔ناقل) کا کام سر انجام دینا چاہیئے اکثر میرے مخاطب خدام الاحمدیہ اور ساری جماعت عمومی طور پر مخاطب ہوا کرتی تھی مگر آج میں خصوصی طور پر آپ کو انصار اللہ کی حیثیت میں مخاطب کر رہا ہوں اور انہی الفاظ میں مخاطب کرتا ہوں جو حضرت مسیح علیہ السلام نے ۲۰۰۰ سال قبل استعمال کئے تھے کون ہے آپ میں سے جو میرے اس کام میں خدا تعالیٰ کی خاطر میری مدد کو آئے گا؟ (اس پر احباب نے یک زبان کہا (ہم ہیں اللہ کے انصار) مجھے علم ہے کہ جو لوگ میرے خطاب کو سنتے ہیں ان کے دل اس پر لبیک کہتے ہیں۔ اور وہ اس کام میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ابھی تک یہ لوگ اس اہم کام کے عادی نہیں ہوئے۔ اور اس طریق سے اس کو سر انجام نہیں دیتے جس طرح ذمہ داری محنت اور لگاتار کوشش سے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری وہ ادا کرتے ہیں۔ مختلف تنظیمیں کچھ پروگرام تو بناتی رہتی ہیں۔ لیکن وہ اجتماعی نوعیت کے کام ہوتے ہیں۔ جیسے کہ کبھی کتب کی نمائش کا اہتمام کر لیا یا کبھی یوم (دعوت الی اللہ۔ ناقل) منا لیا۔ ایسے پروگرام کا کچھ فائدہ تو ہوتا ہے لیکن یہ کام کافی نہیں ہے۔ ہم یہ جنگ جیت نہیں سکتے۔ کسی کے عقائد اور خیالات کو بدلنے کی جنگ جب تک ہمارے ہر آدمی کا رابطہ انفرادی طور پر کسی آدمی سے براہ راست نہ پیدا ہو۔ ہمیں ایسے سپاہی بننا ہے۔ جن کو گویا دست بدست جنگ میں حصہ لینا ہے۔ یہ درست ہے کہ ہمارے پاس دلائل ہیں۔ لٹریچر ہے اور دیگر ذرائع ہیں۔ لیکن میدان جنگ میں علاقہ جیتنے اور اسے قبضہ میں رکھنے کے لئے سپاہیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ سپاہیوں کو افسروں اور اسلحہ اور سپلائی اور کوریج کی مدد درکار ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی اٹل حقیقت یہی ہے کہ جب تک میدان جنگ میں سپاہیوں کی موجودگی کے ساتھ علاقہ پر قبضہ نہ کیا جائے اور وہ سپاہی اس علاقہ میں قبضہ رکھنے کے لئے موجود نہ رہیں۔ باقی تمام ذرائع کے ساتھ ساتھ علاقہ فتح نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ہمیں سپاہیوں کی ضرورت ہے جو فرداً فرداً (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کے میدان میں جہاد کر رہے ہوں۔ یہ نہ صرف میرا تجربہ ہے بلکہ تاریخ احمدیت اس پر گواہ ہے کہ جس دور میں بھی بیعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس دور میں زیادہ افراد نے انفرادی طور پر (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کے کام میں حصہ لیا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کو داعی الی اللہ بننا ہے اور انفرادی طور پر اگر ہم میں سے ہر ایک ایک سال کے اندر ایک احمدی بنائے تو اس وقت آپ کی موجودہ ۵۵۰ کی تعداد کے حساب سے اگلے سال یہ تعداد ۵۵۰ مزید بڑھ جانی چاہیئے لیکن اس سال صرف ۴۵ بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور ان میں وہ بیعتیں بھی شامل ہیں جو (مربیان۔ ناقل) کا نتیجہ ہیں۔ اگرچہ بعض (مربیان۔ ناقل) بھی ایسے ہیں کہ سارے سال میں وہ ایک بیعت بھی نہیں کروا سکے تو یہ صورت حال ہرگز تسلی بخش نہیں۔ بلکہ بڑی پریشانی کا موجب ہے۔

ہماری ذمہ واریاں بڑھ رہی ہیں اللہ تعالیٰ ایسے ایسے نشانات دکھا رہا ہے کہ بنی نوع انسان کی تاریخ میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے اور ہم ایک نہایت بابرکت دور سے گذر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا خدا تعالیٰ قریب آ گیا ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اس کے جواب میں قدم آگے بڑھائیں ...... احمدیت کے معیار کو بلند کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت کی دیگر تنظیموں کی نسبت انصار اللہ زیادہ اہم مقام پر ہیں۔ کیونکہ جو پہلا داعی الی اللہ تھا اور جسے خدا نے خود چنا تھا وہ اس عمر میں چنا گیا جو خوش قسمتی سے آپ کی عمر ہے۔ کیونکہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کا انتخاب کیا تو وہ چالیس سال یا اس سے کچھ اوپر کی عمر کا تھا۔ اس طرح آپ اس عمر میں ہیں جو خدا تعالیٰ کی منتخب کردہ عمر ہے اس مقصد کے لئے کہ اس کا نام بلند ہو اور اس کا کلام پھیلے اور اس کے لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو ان الفاظ میں پکاروں جن الفاظ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے پکارا تھا کہ (کون ہے جو میری اللہ کیلئے مدد کرے ناقل) آپ میں سے کون ہے جو میرا مددگار بنے اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے آپ ذمہ داری سے یہ کام کریں اور سال میں کم از کم ایک احمدی بنائیں۔ اور اس کے لئے دعا کریں۔ اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں، مناسب لوگوں کا انتخاب کریں اور اپنے تجربے کی روشنی میں یہ انتخاب کریں۔ اگر راستے میں کوئی مشکل یا روک حائل ہو تو اپنی راہ بدل لیں۔ ایک ایسے کیڑے کی طرح جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن لگاتار کوشش کرتے کرتے بالآخر منزل کو پا لیتا ہے کوشش کرتا ہے غلطی کرتا ہے۔ پھر کوشش کرتا ہے۔ اور بالآخر منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس میں یہ صلاحیت ودیعت کر دی ہے۔ کہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں ہوتے اور عقلی استعدادوں سے بے بہرہ ہونے کے باوجود وہ اپنے مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور اس طرح پر یہ کیڑے مکوڑے لاکھوں سال سے زندہ رہتے چلے آرہے ہیں۔ بلکہ کچھ ایسی انواع بھی ہیں کہ تاریخ میں ان کے وجود کا ریکارڈ سب سے زیادہ پرانا ہے۔ تو اگر یہ بے سروسامان کیڑے اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو آپ انسان ہو کر، بالغ اور سمجھدار انسان جن کو زندگی کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں کیونکر اپنے آپ کو اس مقصد کو حاصل کرنے کے نااہل اور کمزور سمجھتے ہیں جس مقصد کا حصول آپ کی زندگی کا نصب العین ہے۔ چنانچہ آپ کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آپ کو اپنی صلاحیتوں کا علم اور احساس ہو جو خدا تعالیٰ نے آپ میں پیدا کی ہیں۔ اگر یہ احساس پوری طرح بیدار ہو جائے تو آپ خود دیکھیں گے کہ ایک سال میں ایک احمدی بنانا آپ کی طاقت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت میں یہ ایک نہایت ہی محتاط اندازہ ہے۔

میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جنہوں نے پہلے پہل بڑے تذبذب سے (دعوت الی اللہ ناقل) کا کام شروع کیا وہ بہت حیران و پریشان تھے کہ کیا یہ کام ان کے لئے ممکن ہے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ذمہ داری اٹھانے کا عزم کر لیا اور دعاؤں کے ذریعے اس کی مدد کے طالب ہوئے تو وہ اپنے وعدے اپنی امیدوں سے بھی بڑھ کر پورے کرتے رہے۔ اور یہ ایک آدمی کی بات نہیں بلکہ میں دسیوں اور بیسیوں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں۔ یہ نہیں کہ ان لوگوں کو (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کی خاص تربیت دی گئی تھی۔ نہ ہی وہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ تھے نہ انہیں اس میدان میں خاص مہارت حاصل تھی۔ پس ان میں خود اعتمادی تھی اور خدا پر بھروسہ تھا اور خدا تعالیٰ سے انہوں نے تعلق قائم کیا اور یہی ان کی کامیابی کا اصل راز ہے۔ آپ بھی یقیناً ایسے ہی اپنی محنت کا ثمر پا سکتے ہیں۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے اندر اعتماد پیدا کریں عزم صمیم، کام کی لگن اور عمل پیہم پیدا کریں۔ یہ چیز آپکی ہمیشہ منزل کی طرف راہنمائی کرتی رہے گی اور اس چیز کو دعاؤں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے ہی بہت سا وقت ضائع کر دیا ہے۔ اگلی صدی ہمارے سر پر آگئی ہے صرف چند ماہ اس میں باقی ہیں۔

یورپ میں احمدیت کی کامیابی کا ردّ عمل کیا ہوگا

جہاں تک یورپ میں احمدیت کے پھیلنے کا تعلق ہے تو اگرچہ چند سالوں سے ہم نے یہاں کچھ کام کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یورپ کے اکثر ممالک میں احمدیت کے پھیلنے کی طاقت (IMPACT) کو محسوس ہی نہیں کیا گیا اور نہ اس کا کوئی ردّ عمل پیدا ہوا ہے۔ اگر کبھی اخبارات میں آپ کا ذکر آ جاتا ہے تو محض اس رنگ میں کہ آپ پر ترس کھا کر آپکا ذکر کر دیا گیا ہے وگرنہ آپکی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ کے کمرے میں کوئی کیڑا آ جائے جو آپ کو دکھائی تو دے اور اس کی موجودگی کا آپ کو علم ہو۔ لیکن اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کمرے سے اس کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ اگر اخبارات میں کبھی آپ کا تذکرہ ہو جائے تو لوگ جذبات میں آ کر مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اخباروں کے ڈھیر مجھے بھیجنے لگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ گویا اب جنگ ختم ہو گئی اور احمدیت فتح یاب ہو گئی۔ لیکن یہ اخبارات تو اور کئی فرقوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ وہ بہائیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ ہری کرشنا کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ تو کیا ان فرقوں نے بھی دنیا فتح کر لی؟ نہیں اور یقیناً نہیں۔ لہٰذا یورپ میں ہم نے تو ابھی ابتداء بھی نہیں کی۔ اور ابتداء اس وقت ہو گی جب آپ لوگوں سے فرداً فرداً تعلق پیدا کریں گے اور گردو نواح کے علاقے میں آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔ جب تک آپ تعداد میں کم رہیں گے آپ بے حیثیت رہیں گے اور جب تک یورپین بیعتوں کی تعداد بیس ۲۰ تیس ۳۰ یا چالیس ۴۰ رہے گی آپ سوسائٹی پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ مذہبی کامیابی کا ردِّ عمل ہمیشہ مخالفت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، منظم مخالفت کی شکل میں۔ پاکستان میں ہم نے یہ ردّ عمل پیدا کیا ہے۔ وہاں منظم مخالفت اور خوف جیسی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ جو ہماری کامیابی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اس کامیابی کے شدید اثرات IMPACT وہاں پیدا ہوئے ہیں۔ یورپ میں ایسے شدید ردّ عمل پیدا کرنے والے اثرات ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ یہاں تو ہمارے لئے جیسے ہمدردی کے جذبات ہیں جو ہماری کمزور حالت کی غمازی کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں یہ لوگ مہذب ہیں، مہربان ہیں، انسانی اقدار کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مذہب کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اور اس قانون کی کہیں بھی استثنا نہیں کہ جب بھی کوئی مذہبی جماعت کسی جگہ واقعی ترقی کرنے لگتی ہے تو اس کے چھا جانے کے خوف سے اس کی شدید مخالفت ہوا کرتی ہے۔ جن حالات کا آپ کو پاکستان میں سامنا ہے۔ وہ تاریخ یہاں انگلینڈ میں دہرائی جائے گی اور ڈنمارک میں، ناروے میں، ہالینڈ میں اور جرمن میں الغرض یورپ میں ہر جگہ ہماری شدید مخالفت ہو گی اور اس وقت کوئی تہذیب آپ کو اس مخالفت سے نہیں بچائے گی۔ جب آپ سوسائٹی کو، اس کی اقدار کو چیلنج کریں گے، ایک عظیم روحانی انقلاب کا چیلنج، تو اگرچہ اس سے آپ کسی بھی نقص امن کے کیس میں ملوث نہیں ہوتے ہیں لیکن یہ آپ کی قسمت ہے، یہ آپ کی منزل ہے کہ آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے، اگر آپ کا پیغام اپنے اندر حقیقی مقصد رکھتا ہے۔ تو جس قدر زیادہ آپ کا پیغام معاشرے کی موجودہ اقدار پر اثر انداز ہونے والا ہوگا۔ اسی قدر شدت کے ساتھ آپ کا مؤاخذہ کیا جائے گا۔ چاہے آپ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء ہی سے خدا تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانا شروع کر دیا تھا اور جہاد شروع کر دیا تھا اور عین ابتداء ہی سے آپ کی شدید مخالفت بھی کی گئی اور آپ کو ہر طرح کے دکھ دیئے گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کے پیغام میں مقصدیت ہے۔ تو اس کا اظہار آپ کے چہروں سے نہیں بلکہ آپ کے دشمنوں کے چہروں سے ہوگا۔ آپ کی کوششوں کی سنجیدگی کا اظہار مخالفت کے ردِّ عمل سے ہوگا۔ اور مجھے ایسا کوئی نشان یہاں نظر نہیں آتا بس معمولی سی ارتعاش کبھی کبھار کہیں ہو جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ کسی رسالہ میں کسی عالم نے لکھ دیا یا اپنے حلقہ احباب میں کہیں ذکر کر دیا کہ اس جماعت کو کچھ ترقی ہونے لگی ہے اس کا کوئی نوٹس لینا چاہیئے ۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جس منظم مخالفت کا میں ذکر کرتا ہوں وہ ابھی تک یورپ کے کسی بھی ملک میں ظاہر نہیں ہونی شروع ہوئی۔ اس لحاظ سے ہمیں ابھی بہت آگے جانا ہے ۔ جب ہماری کوششیں اس مقام تک پہنچ جائیں کہ حقیقتاً مخالفت شروع ہو جائے۔ تب وہاں سے ہمارا اصل منزل کا دشوار گزار راستہ شروع ہوتا ہے ۔ تب موت و حیات کی جنگ شروع ہوتی ہے ۔ غلبہ پانے کی جنگ۔ اور اس کام میں ایک صدی لگ جاتی ہے ۔ کبھی دو صدیاں بھی لگ جاتی ہیں۔ عیسائیت کو تو تین صدیاں لگ گئی تھیں تب کہیں وہ کامیاب ہوئے تھے ۔ ہم نے ابھی لمبا راستہ طے کرنا ہے ۔ احمدیت کو اب ایک صدی گزر چکی ہے ۔ اور ہم دوسری صدی میں داخل ہونے کو ہیں ۔ چنانچہ میرا پیغام یہ ہے کہ احمدیت کو سنجیدگی سے لیں یہاں ایک ایسا پلیٹ فارم تیار کریں جو تمام ملک میں آئندہ پیغام پھیلانے کا مرکز ہو اور دوسری صدی میں یہ پیغام تمام ملک میں پھیل جائے۔ انگلینڈ ، آئرلینڈ اور ویلز یعنی تمام جزیرہ ہائے برطانیہ میں ۔

برطانیہ کی دو جماعتوں کا ذکر

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ابھی تو ہمارے کام کی ابتداء ہی ہوئی ہے۔ اگرچہ چند ایک جگہیں ہیں ۔ جیسے ہارٹلے پول اور سپین ویلی SPEN VALLEY کی میں مثال دیا کرتا ہوں کہ وہاں سے کام کا حلقہ کچھ وسیع ہوتا نظر آ رہا ہے اور وہاں مجھے اُمید کی کرن نظر آتی ہے ۔ لیکن برطانیہ کے دیگر شہروں میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی ۔ کبھی کبھار ادھر اُدھر سے کوئی ایک آدھ بیعت ہو جاتی ہے ۔ کبھی لنڈن میں کبھی کہیں اور جگہ۔ لیکن یہ بیعتیں اس لئے قابلِ اطمینان نہیں کہ یہ تو گویا حرکت پذیر انفرادی بیعتیں ہیں۔ ان کی کہیں کوئی جڑ نہیں اور ان سے کہیں کوئی نئی جماعت پیدا نہیں ہوتی جو میرے ذہن میں پروگرام ہے کہ تمام ملک میں نئی احمدی جماعتوں کی بنیادیں پڑیں اور ان نئی جماعتوں میں یہاں کے مقامی لوگ شامل ہوں ۔ ایشیائی نہیں بلکہ اس ملک کے اصل باشندے ۔ اور جب یہ برطانوی باشندے تمام ملک میں پھیل کر کام کرنا شروع کریں گے تب ہمارا اصل کام شروع ہوگا۔ اور جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ۔ناقل) نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ انگلستان میں کچھ سفید پرندے پکڑ رہے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ باقی دنیا یا کم از کم یورپ کی راہنمائی کے لئے گہری بنیادوں والے مراکز قائم کریں گے۔ اگرچہ جب میں جرمن کے لوگوں کی طرف دیکھتا ہوں اور (دینِ حق۔ ناقل) کے بارے میں ان کی سنجیدگی محسوس کرتا ہوں تو مجھے ذاتی طور پر یہ خیال آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جرمن باقی تمام یورپ کی راہنمائی کرے اور اپنے فعال ہونے سے معاشرے میں وہ خوف اور خطرے کی کیفیت پیدا کر دے جس کے نتیجے میں مخالفت پیدا ہوا کرتی ہے جو دراصل کامیابی کا ردّ عمل ہوتی ہے ۔ یہ رائے میں نے ذاتی طور پر جرمن سے آنے والے لوگوں کو بہ نظرِ غور دیکھنے کے بعد قائم کی ہے اور میرے والد ...... حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بھی یہی رائے تھی ۔ انہوں نے جرمن کی تاریخ اور تہذیب کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی تھی ۔ کہ یہ لوگ بہت اہم ہیں ۔ یعنی یورپ میں (دینِ حق۔ ناقل) قائم کرنے کے لحاظ سے اہم کردار ادا کریں گے ۔ مگر یہ انسانی سوچ ہے غلط بھی ہو سکتی ہے ۔

ایک اور زاویے سے نظر ڈالنے سے اندازہ مختلف بھی ہو سکتا ہے ۔ حضرت (بانی سلسلہ۔ناقل) نے تمام جماعت کو اہلِ برطانیہ کو دعاؤں میں یاد رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہندوستان میں جس طرح مذہبی انصاف اور غیر جانبداری کا برتاؤ کیا ہے اس نے حضرت (بانی سلسلہ۔ناقل) پر گہرا اثر چھوڑا بعض ایسے کیسوں میں جہاں عیسائی اسلام کے مد مقابل تھے حکومت برطانیہ نے کبھی انصاف کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا اور حضرت (بانی سلسلہ۔ناقل) نے ان کی اس خوبی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی ۔ اگرچہ اس وجہ سے آپ پر اتہام لگائے گئے۔ آپ کو برٹش ایجنٹ کا لقب دیا گیا ۔ لیکن آپ تو مردِ حق تھے اور کوئی چیز آپ کو حق گوئی اور حق کی حمایت سے باز نہیں رکھ سکتی تھی ۔ جو آپ نے دیکھا بلا جھجک کہا ۔ پس مذہب میں انگریزوں نے انصاف کا برتاؤ کیا۔ دوسری بات انگلینڈ میں سفید پرندے پکڑنا تو سفید سے مراد سفید رنگت کے لوگ نہیں بلکہ باخدا اور پاک صفات کے لوگ ہیں ۔ یعنی انگلینڈ میں پاک صفات والے خدا ترس لوگ پائے جاتے ہیں ۔ ان کے لئے دعائیں کرنا ان کا حق ہے ۔ اور ویسے بھی احمدیت میں تعداد کے لحاظ سے اوّل نمبر پر برطانیہ ہے اور دوم جرمنی ہے ۔

حضور نے فرمایا کہ :۔ اس سال کی برطانیہ میں کل بیالیس بیعتوں میں سے صرف پانچ بیعتیں انگریزوں کی ہیں ۔ یہ کچھ بھی نہیں اگر ہم اس اصول پر عمل کریں کہ ہر احمدی ہر سال میں ایک احمدی بنائے گا تو موجودہ ۵۵۰ کی تعداد کے لحاظ سے ایک سال بعد آپ کی تعداد ۱۱۰۰ ہو جائے گی ۔ دو سال بعد ۲۲۰۰ تین سال بعد ۴۴۰۰ اور چار سال بعد ۸۸۰۰ ۔ حضور نے فرمایا میں چار سال قبل برطانیہ میں آیا تھا اگر اس وقت آپ نے میری نصیحت کو سنجیدگی سے لیا ہوتا اور اس پر عمل کیا ہوتا تو آج کے اجتماع میں آپ کی حاضری ۸۸۰۰ ہوتی اور اس کمرے میں تمام انصار سما نہ سکتے اور یہ جگہ جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہی ہوتی ۔ اس سے ظاہر ہے کہ نصیحت پر سنجیدگی سے عمل نہ کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوا کرتا

آخر میں مجھے یہ زور دے کر کہنا ہے کہ ایک آدمی کے لئے سال میں ایک بیعت کرانا کچھ مشکل کام نہیں ہے ۔ آپ میں سے ہر ایک اس صلاحیت کا حامل ہے ۔ اس کام کے لئے کوئی زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہے ۔ صرف ایک چیز کی ضرورت ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ باخدا بن جائیں خدا کی مخلوق سے آپ کا تعلق پیدا ہو نہیں سکتا اگر آپ کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ہے ۔ یہ ایک ایسا سائنٹیفک فارمولا ہے جس کا کوئی ردّ نہیں ۔ آپ خدا سے تعلق پیدا کر لیں اس کی مخلوق خود بخود آپ کی طرف کھنچی چلی آئے گی ۔ اس میدان میں کوئی مکینیکل فارمولا کام نہیں آتا ۔ صرف روحانی فارمولا چلتا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے اندر خدا کی محبت اور خدا سے تعلق پیدا کر لیں گے تو آپ میں خود بخود ایک تبدیلی پیدا ہو جائے گی اور دنیا آپ میں وہ کچھ دیکھے گی جو اسے اور کہیں نظر نہیں آتا ۔ ان پر خود بخود قدرتی طور پر آپ کا اثر ہوگا ۔ خدا سے تعلق کے نتیجہ میں آپ مقناطیس بن جائیں گے اور لوہے کے بے جان ٹکڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود بخود آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے یہ ایک ایسا قانونِ قدرت ہے جس سے مفر نہیں - یہی میرا آج کا پیغام ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتے جائیں تا خدا آپ کو مدد دے - آپ خدا کے ہو جائیں - خدا خود آپ کا ہو جائے گا - آپ خود کو خدا کے حوالہ کر دیں۔ خدا اپنی مخلوق کو آپ کے حوالے کر دے گا - آپ دنیا کے آقا (MASTER) بن جائیں گے جب آپ حقیقی آقا سے تعلق قائم کریں گے - یہی واحد فارمولا ہے کامیابی کے لئے - آیئے اب ہم دعا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنیوالے متوجہ ہوں

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر نمائش کے لئے دنیا بھر سے ایسے احمدیوں کی تصاویر (تین عدد - کارڈ سائز) مختصر حالات زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل درکار ہیں جنھوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اوّل دوئم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہو- مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم ربوہ (پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰) میں اور مستورات محترمہ فوزیہ شمیم احمد صاحبہ ۶-۱۵۲، ماڈل ٹاؤن لاہور (پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۷۰۰) کو رجسٹرڈ کر کے ارسال کر دیں۔ مستورات اپنے کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی بھجوائیں۔

اطفال الاحمدیہ کے اعلانات

- صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر اطفال الاحمدیہ کے تحت ایک نمائش کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ناظمین سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ اشیاء تیار کروا کر جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔
- یکم مارچ سے چندہ مجلس اطفال کا ۲/۳ حصہ مرکز میں بھجوائیں اور ۱/۳ حصہ مقامی اخراجات کے لئے رکھیں۔
- ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی ۱۵ تاریخ تک مرکز میں پہنچنی ضروری ہے۔
- فہرست تجنید جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری عمومی)

درخواستِ دعا

محترم ماسٹر محمد انور چوہان صاحب (پنجابی شاعر) کئی دن سے بیمار ہیں - طبیعت کافی خراب ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ محترم ماسٹر صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ ۳ اپریل ۱۹۸۹ء

مدرسۃ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرویو ۳ اپریل ۱۹۸۹ء جامعہ احمدیہ میں صبح ۸ بجے ہوگا۔ داخلہ کے لئے شرائط درج ذیل ہیں۔

۱- عمر- ۱۲ سال سے زائد نہ ہو (پرائمری پاس طالب علم جس کی عمر ۱۰ سال ہو ترجیح دی جائے گی)

۲- پرائمری پاس ہو۔

۳- قرآن کریم ناظرہ مکمل اور اچھی طرح پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

درخواستیں انٹرویو سے پہلے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ (والد صاحب کی تصدیق بھی ضروری ہے) اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو سٹیٹ کاپی منسلک ہو۔ نگران صاحب مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام بھجوا دیں اور انٹرویو کے وقت پرائمری پاس کا اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

الفضل میں پہلے ۱۳، اپریل انٹرویو کی تاریخ غلطی سے شائع ہو گئی - دراصل ۳، اپریل ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

رمضان المبارک کی آمد آمد

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہوگا۔ جماعتیں اس مہینہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور نماز تراویح اور درس و تدریس کا پروگرام بنائیں۔ تمام مربیان کرام رمضان المبارک اپنے اپنے سینٹر میں گذاریں۔ اور نماز تراویح اور درس کا التزام کریں۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

اعلان برائے حفّاظ کرام

رمضان المبارک ۸۹ء اپریل کے پہلے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ نظارت اصلاح وارشاد ہر سال مختلف جماعتوں کے مطالبہ پر نماز تراویح کے لیے حفّاظ کرام بھجواتی ہے۔ جو حفّاظ کرام نظارت کے تحت امسال تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لیے جماعتوں میں جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام اور کوائف بھجوا دیں۔

نیز جن جماعتوں کو رمضان المبارک کے لیے حفّاظ کرام کی ضرورت ہو وہ بھی جلد نظارت ہذا کو لکھیں۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ایک خصوصی انعامی تحریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ مقالہ جات دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مقالہ افادیت میں تحقیقی ہو۔ اور پہلے سے شائع شدہ مواد سے حوالے تو لئے جا سکتے ہیں۔ مگر کسی کتاب سے نقل کیا ہوا مضمون مقابلہ میں شامل نہیں ہو سکے گا۔

عنوانات

۱- حضرت فضل عمر اور تحریک جدید
۲- حضرت فضل عمر اور قومی خدمات
۳- حضرت فضل عمر اور اخلاق فاضلہ

اوّل انعام مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپیہ

خصوصی عنوانات برائے اطفال و ناصرات جس میں میٹرک تک کے طلباء و طالبات حصہ لے سکتے ہیں

۱- حضرت فضل عمر اور وقف جدید
۲- حضرت فضل عمر اور اخلاق فاضلہ۔

انعامی رقم اوّل مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ۔ دوئم مبلغ -/۵۰۰ روپیہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

احمدی طلباء

★ اپنے اخلاقی معیار کو بلند سے بلند تر کریں۔

★ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ ہوں۔

★ اپنے پیارے آقا سے قلبی تعلق بڑھانے کے لئے باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی عادت ڈالیں

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نیلام سامان

صدر انجمن احمدیہ کا مندرجہ ذیل قسم کا استعمال شدہ اور ناکارہ سامان مورخہ ۱۵، مارچ کو سٹور دفتر تعمیرات نزد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں صبح نو بجے نیلام ہوگا۔ خواہشمند صاحبان وقت مقررہ تشریف لا کر استفادہ کریں۔

۱- کرسیاں ۲- سائیکل
۳- وال کلاک ۴- میز
۵- ناکارہ لوہا ۶- لکڑی کی پٹیاں

(ناظم جائیداد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

• معلوم ہوا ہے کہ پیپلز پارٹی نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف کے خلاف عدم اعتماد پیش کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔

• سپریم کورٹ نے فیصلہ صادر کیا ہے جس کی رو سے متعدد اعلیٰ حکام جن میں پہلے اور بعض موجودہ گورنر بھی شامل ہیں کی تقرری غیر قانونی قرار پا گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ۲۹ مئی سے ۲ دسمبر کے عرصے میں وزیر اعظم کے مشورہ کے بغیر صدر مملکت نے جو احکامات، تقرریاں اور آرڈیننس جاری کئے ہیں انکو قانونی شکل دینے کیلئے اعلیٰ سطح پر اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد لاہور ہائیکورٹ کی اکثر عدالتوں کا کام بند رہا۔

• روس کے علاقے شمالی قفقاز کے مسلم بورڈ کے چیئرمین مفتی گیکا ثیف نے بتایا ہے کہ حکومت نے ضمیر کی آزادی کا مسودہ قانون تبصرہ کے لئے مذہبی بورڈوں کو بھیج دیا ہے۔ انہوں نے کہا روس میں اسلام کی آمد کے گیارہ سو سال مکمل ہونے پر قرآن مجید کی ۵ کروڑ جلدیں شائع کی جائیں گی۔ اور مساجد بھی تعمیر کی جائیں گی۔

خواجہ سرفراز احمد ایڈووکیٹ پر قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاج کے طور پر سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بار کے وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ وکلاء نے احتجاجی جلوس بھی نکالا۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ کوئی وکیل اسلم قریشی کے مقدمہ کی پیروی نہیں کرے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مقدمہ کا چالان ۷ روز میں پیش کیا جائے اور ایک ماہ کے اندر اندر فیصلہ سنایا جائے نیز ۵ وکلاء پر مشتمل ایک پینل تشکیل دیا گیا جو مقدمہ میں استغاثہ کی مدد کرے گا۔ ضلعی حکام نے وکلاء کو مطالبات تسلیم کئے جانے کی یقین دہانی کرائی۔

• ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر علی اکبر رفسنجانی نے کہا ہے کہ سلمان رشدی کی شیطانی آیات کے بارے میں غم و غصہ کو ٹھنڈا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کتاب کے تمام نسخوں کو جلا دیا جائے۔ دریں اثناء رشدی کے خلاف ایران کے علاوہ ملائیشیا اور بنگلہ دیش میں بھی مظاہرے جاری رہے۔

•۔ تحریکِ آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر بین الاقوامی کانفرنس کیلئے آمادہ نہ ہوا تو دوبارہ جنگ چھڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل ابھی تک انصاف کے اصولوں پر امن قائم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

•۔ عالمی ادارہ خوراک کی کونسل کے سروے میں بتایا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں فاضل خوراک کے باوجود ترقی پذیر ممالک بھوک میں مبتلا ہیں۔ اور آج ایک ارب پچاس کروڑ بچے غربت اور غذائیت کی قلت کا شکار ہیں۔

•۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ کے مابین کھیلے جانے والے تیسرے ایک روزہ کرکٹ میچ میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کو سات وکٹوں سے ہرا کر پہلی فتح حاصل کی۔ رمیض راجہ نے ۱۰۱ رنز بنائے۔ اور مین آف دی میچ قرار پائے۔ نیوزی لینڈ نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ ۵۰ اوورز میں ۲۴۹ رنز بنائے۔ پاکستان نے مطلوبہ سکور ۴۸.۳ اوورز ۳ وکٹوں کے عوض پورا کیا۔

•۔ پاکستان کشتی رانی کے مقابلے میں لاہور بورڈ کلب نے ٹرافی جیت لی۔ جلال کلب نے دوسری اور جاہد کلب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:
"آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"
پھر فرمایا:
"خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء)

ایک نہایت ضروری بات

مکرم حفیظ احمد خالد صاحب۔ راولپنڈی

الفضل کی وساطت سے ایک نہایت ہی اہم امر کی طرف احمدی نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ ہم تو بچپن سے ہی اپنے استادوں اور بزرگوں سے یہی سنتے چلے آرہے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خطبہ جمعہ، نماز جمعہ کا حصہ ہی ہوتا ہے اور نماز جمعہ میں چار کی بجائے جو دو فرض پڑھے جاتے ہیں، باقی دو کی جگہ خطبہ جمعہ دیا جاتا ہے۔ لہٰذا خطبہ جمعہ کے دوران سونا یا بات کرنا اور اشارہ کرنا تک ممنوع سمجھا گیا ہے۔ گو ربوہ میں تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مکمل پابندی کی جاتی ہے اور میں اسکا عینی شاہد ہوں۔ مگر یہ امرِ واقعہ ہے کہ بعض دوسرے شہروں میں (جن کا نام لینے کی ضرورت نہیں) بچوں اور نوجوانوں کو خطبہ جمعہ کے دوران گفتگو کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اپنے بچوں کو صحیح طور پر احمدی بنانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ والدین اور بزرگان جماعت کے علاوہ ذمہ دار دوست ان کو پیار کے ساتھ ان اہم مسائل کی پابندی کرنے کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ مثلاً خطبہ جمعہ کے دوران گفتگو نہ کریں۔ نماز میں کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہوں۔ اس کے علاوہ تمام مسائل نماز اور آدابِ بیت الذکر وغیرہ سے مطلع کریں۔ تا وہ بہتر طور پر خدا تعالیٰ کے افضال کو جذب کرنیوالے ہوں اور آئندہ آنیوالی نسلوں کیلئے نیک نمونہ بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ آمین۔

قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کو دھوکا دے۔ حضرت بانی سلسلہ

تعاون کرو نیکیوں میں سدا
بدی میں تعاون نہیں ہے روا
گناہوں کی راہوں سے بچتے رہو
ہمیشہ رہے دل میں خوفِ خدا

سلیم شاہجہانپوری

القیصر نفیس زری ٹیلرز
احمدیہ مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ
•۔ برقعہ •۔ سوٹ •۔ ساڑھیاں •۔ دوپٹے
•۔ غرارہ سیٹ •۔ میکسی •۔ سلمہ ستارہ
•۔ کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقاتِ کار: ہر اتوار سے جمعرات
صبح ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک
شام ½۵ بجے سے ½۸ بجے شب تک
ہر جمعہ کے دن صرف صبح ½۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
ہر ہفتہ کے دن صرف شام ½۵ تا ½۸ بجے شب
المعلن خاکسار
ہومیو ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

نرینہ اولاد سے محروم ☆ بے اولاد ☆ اٹھراء ☆ سوکھا ☆ گرمی ☆ گیس کا علاج کرنے والے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت — مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴-۰۴۳۱
۶۴۹۷

برانچیں
•۔ اقصیٰ چوک (نزد ڈیلر بکس) ربوہ فون ۹۰۶
•۔ چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
•۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس ۴۹۸
فون نمبر ۲۶-۳۱-۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۴/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۶/-

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہاضمہ کا موثر علاج
قیمت ۱۴/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

اکسیرِ پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت ۱۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
فون ۱۰۴
گولبازار ربوہ پوسٹ بکس ۱۰۱

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لیے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ انکا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں

(مینجر الفضل)

کمزوری جسم کورس

BODY BUILDING COURSE

ایک ماہ کی ادویات پر مشتمل کورس قیمت ۴۵/- علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز، کلینک ۶۰۶، ریائش ڈائرکٹرز ۶۰۷

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والوں بچوں کو وقفِ نو میں پیش کریں

(وکیل الدیوان)

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
گلشن بیکری
پر تشریف لائیں۔ نزد ایوانِ محمود ربوہ

ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر و ٹیوب ولکنائز کیے جاتے ہیں نیز گاڑیوں کے سلنسر ویلڈنگ کیئے جاتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

منصور سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس
(پروپرائیٹر، منصور احمد بٹ) اقصیٰ چوک ربوہ

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز
پروپرائیٹر ۔ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

• گارنٹی اور پائیداری میں نمبر ون
• لاہور فیصل آباد کے ریٹ سے بھی سستے ......
• نئے فریج، ڈیپ فریزر
• واشنگ مشین
• روم کولر اور سٹیل الماریاں
خریدنے کیلئے تشریف لائیں
نیشنل ٹریڈرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

▲ ائیر کنڈیشنر ▲ فریج
▲ واشنگ مشین ▲ ڈیپ فریزر
▲ ریگولیٹر اور وولٹیج سٹیبلائزر
خریدنے کیلئے تشریف لائیں

فخر الیکٹرانکس
1 ۔ لنک میکلوڈ روڈ
جودھال بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون 223347 - 65835

پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کے
جرمن ادویات سے کامیاب علاج کیلئے
پتہ یاد رکھیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۷۳۹۹۷

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند **حکیم انوار احمد جان**

ہر ماہ کی
• ۔ ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی نمبر ۱ دارالعلوم غربی ربوہ • ۔ ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
• ۔ ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲-بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یوبی ایل بالائی منزل لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹
اور • ۔ ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں۔
ہر جگہ خواتین کے لیے معائنہ کا انتظام ہے۔

دواخانہ حکیم نظام جان پنجیر
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ فون: ۵۵۸